عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | ۶ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۸ تا ۲۲ اگست ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۳۰ ۳۱

حج
توحید و اجتماعیت اور عشق الٰہی کا مظہر

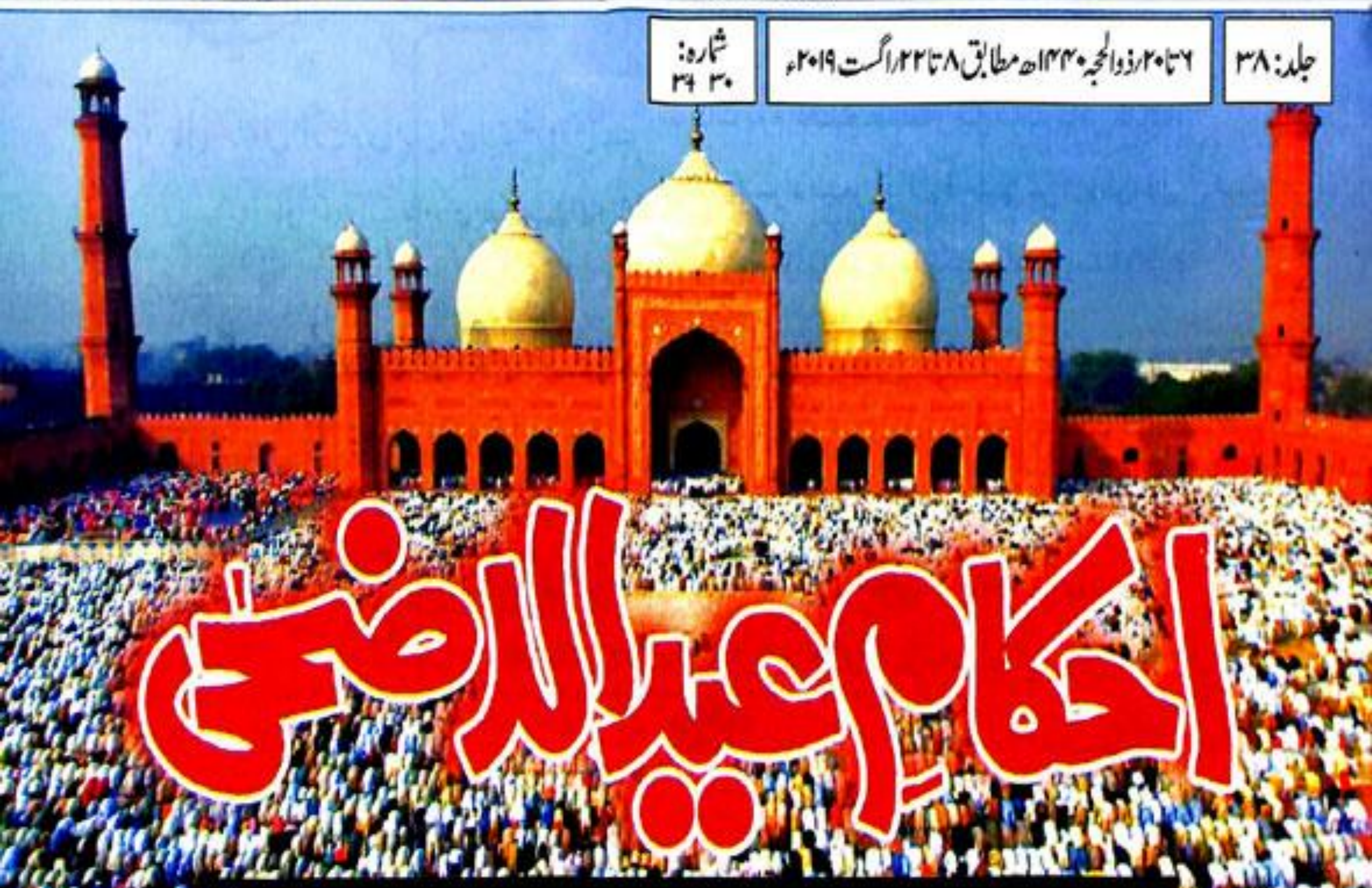

احکام عید الاضحیٰ

قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ

اسلام اور قادیانی عقائد
ایک تقابلی جائزہ

تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے

س:......کیا آسمانی کتابوں کے علاوہ کسی اور کتاب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے؟

ج:......جس طرح ایک مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ’’قرآن مجید‘‘ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ گزشتہ تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر بھی ایمان لانا لازم اور ضروری ہے کہ اس کے بغیر کسی شخص کا ایمان و اسلام معتبر نہیں، ٹھیک اسی طرح کسی غیر آسمانی کتاب پر ایمان لانا سرے سے جائز ہی نہیں، چہ جائیکہ اس کو لازم اور ضروری کہا جائے بلکہ اس قسم کے غیر ضروری سوالات کرنا بھی ایک مسلمان کے لئے مناسب نہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

’’اُولٰٓـئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓـئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَo اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَo‘‘ (البقرہ:۵،۶)

’’یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْٓا آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْٓ اُنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا‘‘ (النساء:۱۳۶)

’’عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ قال بینھما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات یوم اذطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب، شدید سواد الشعر .... قال فاخبرنی عن الایمان، قال ان تؤمنوا باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر۔‘‘

’’والایمان ھو التصدیق بما جاء بہ من عند اللّٰہ تعالٰی والا قرار بہ الخ۔‘‘ (شرح عقائد ۱۱۹،قدیمی کتب خانہ)

دوسرے کی طرف سے قربانی

س:...... اگر کسی پر قربانی واجب ہو تو کیا کوئی دوسرا اس کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے؟ یا خود اس شخص کو ہی کرنا ضروری ہے؟ اگر اس کے پاس رقم نہ ہو اور کوئی اسے رقم دے دے یا خود ہی اپنے جانور میں اس کا بھی حصہ رکھ لے تو کیا اس کی طرف سے قربانی ہو جائے گی؟

ج:......نفلی قربانی تو دوسرے کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو، لیکن واجب قربانی کے لئے اس دوسرے شخص سے اجازت لینا ضروری ہے یا اس کے علم میں آنا ضروری ہے تاکہ اس کی طرف سے اجازت ہو کر واجب قربانی صحیح ہو جائے۔ اگر کسی کی طرف سے واجب قربانی کی گئی، لیکن اس شخص کو علم ہی نہ ہو تو یہ قربانی نفلی ہوگی، اس شخص کو اپنی واجب قربانی کرنی ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۸ ۔ ۶ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۸ تا ۲۲ اگست ۲۰۱۹ء ۔ شمارہ: ۳۰، ۳۱

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

.....حالیہ قادیانی مہم جوئی	۵	اداریہ
احکام عید الاضحیٰ	۸	مولانا مفتی محمد شفیع ؒ
قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ	۱۱	مولانا محمد رضوان عزیز
حج.... توحید و اجتماعیت اور عشق الٰہی کا مظہر	۱۲	مولانا حفیظ الرحمن مدنی
حج کے فضائل و مسائل (۴)	۱۷	حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی
اسلام اور قادیانی عقائد کا تقابلی جائزہ	۲۰	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی
امریکی صدر کے نام کھلا خط	۲۴	خالد محمود، سابق یونٹ لندن
قادیانی شکور امریکی دباؤ پر رہا کیا گیا	۲۶	رپورٹ روزنامہ امت

ضروری اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۳۰، ۳۱ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔
ایجنسی ہولڈرز اور قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ طابع: سید شاہد حسین ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

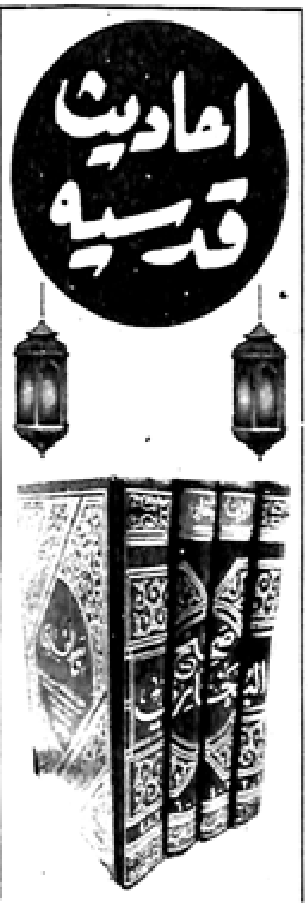

سحبان الہند حضرت
مولانا احمد سعید دہلوی

شفاعت

حدیث قدسی: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں مسلمان روکے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ اس بات کی تمنا کریں گے کہ ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت کی جائے تاکہ ہم کو اس جگہ سے راحت میسر ہوسکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب سے قریب ہونے کی اجازت طلب کروں گا، سو مجھ کو اجازت دی جائے گی، پس جب میں خدا کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا وہ مجھ کو جب تک چاہے گا سجدے میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو جو مانگو گے وہ تم کو دیا جائے گا پھر آپ نے فرمایا: میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو اسی وقت مجھ کو سکھائی جائے گی، پھر میں شفاعت کروں گا، پس میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی میں وہاں سے نکلوں گا اور اس متعین تعداد کو آگ سے نکالوں گا اور جنت میں ان کو داخل کروں گا۔ پھر دوبارہ بارگاہِ الٰہی کی طرف لوٹوں گا اور اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا مجھ کو اجازت دے دی جائے گی، پس جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک وہ چاہے گا مجھے سجدے ہی میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ اور بیان کرو، سنا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی، مانگو دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے اسی وقت بتائی جائے گی پھر میں شفاعت کروں گا، پس میرے لئے ایک حد متعین کردی جائے گی۔ میں وہاں سے نکلوں گا اور متعین تعداد کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری بار حاضر ہوں گا اور اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا، پس مجھ کو اجازت دی جائے گی میں گر پڑوں گا اور جب تک وہ چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ کہو جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو جو مانگو گے وہ دیا جائے گا پھر آپ نے فرمایا: میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو مجھ کو اس وقت تعلیم کی جائے گی پھر میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی میں وہاں سے نکلوں گا اور متعین تعداد کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ آگ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روکا ہے یعنی جن کو دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے۔ راوی نے کہا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یعنی قریب ہے کہ آپ کو آپ کا رب مقام محمود میں بھیجے گا۔ آیت کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا: وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ نے تمہارے نبی سے وعدہ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مولانا مفتی
محمد نعیم دامت برکاتہم

سجدۂ سہو

س:...... سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے لئے واجبات اور فرائض میں سے کسی کی ادائیگی میں تاخیر کا ذکر آتا ہے، اس تاخیر کی مقدار شریعت نے کیا بتلائی ہے؟

ج:...... شریعت نے تاخیر کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ! پڑھے جانے کے وقت کے برابر مقرر کی ہے یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ! کہنے میں جتنا وقت لگتا ہے واجب یا فرض میں اتنی دیر تاخیر ہوجائے تو سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ اسی مقدار کو کہیں ایک آیت پڑھے جانے کا وقت بتلایا جاتا ہے اور کبھی قعدے میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد اللّٰھم صلِ علیٰ محمد۔ تک پڑھے جانے کو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے۔

س:...... نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوجائے اور ادا نہ ہو اور نماز کی تکمیل پر سلام بھی پھیر دے پھر سجدۂ سہو یاد آئے تو ایسی صورت میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟

ج:...... سوال میں ذکر کردہ صورت میں نماز کی تکمیل کا سلام پھیر لینے کے بعد باوضو اسی جگہ قبلہ رخ بیٹھا ہوا ہو اور کسی سے کوئی بات چیت نہ کی گئی ہو چاہے ذکر اذکار بھی شروع کردیئے ہوں اور اسے کتنی ہی دیر کیوں نہ ہوجائے تو یاد آتے ہی فوراً سجدۂ سہو کرلے اور اس کے بعد تشہد، درود اور دعا دوبارہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (واضح رہے کہ سلام پھیر لینے کے بعد وضو ٹوٹ گیا یا سینہ قبلے سے پھر گیا یا کسی سے بات چیت کرلی، ان حالتوں میں سجدۂ سہو کرلینے کی گنجائش ختم ہوجاتی ہے اور نماز وقت کے اندر دوبارہ پڑھی جاتی ہے)۔

س:...... سجدۂ سہو کرنے کے لئے شریعت نے کتنے سجدے مقرر کئے ہیں؟

ج:...... سجدۂ سہو کے لئے شریعت نے ایک ساتھ دو سجدے ایک کے بعد دوسرا کرنے کو کہا ہے۔

(جاری ہے)

اداریہ

قانون تحفظ ختم نبوت کے خلاف

حالیہ قادیانی مہم جوئی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ

منکرین ختم نبوت قادیانی جس روز سے آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے ہیں تب سے یہ زخمی سانپ کی مانند اپنا پھن پھیلائے پھنکارتے نظر آتے ہیں اور کوئی دن نہیں گزرتا جب یہ قانون تحفظ ختم نبوت کے خلاف اپنے زہریلے پروپیگنڈا سے فضا مسموم نہ کرتے ہوں۔ ان کی مسلسل یہ کوشش رہتی ہے کہ کسی طرح قانون ختم نبوت میں ترمیم ہو یا اسے ختم کیا جاسکے تاکہ یہ اسلام کے لبادہ میں کفر کی تبلیغ کر سکیں۔ زمزم کا لیبل لگا کر شراب فروخت کر سکیں اور بکری کا گوشت کہہ کر دھوکا دہی سے حرام گوشت اہلِ اسلام کو کھلا سکیں۔

واضح رہنا چاہیے کہ قادیانی صرف آئینِ پاکستان کے تحت غیر مسلم نہیں ہیں بلکہ اس سے بھی پہلے اپریل ۱۹۷۴ء میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی عالمی تنظیم رابطہ عالم اسلامی کے سالانہ اجلاس میں انہیں متفقہ قرارداد کے ذریعہ دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا تھا۔ گویا ان کے کفر پر تمام عالم اسلام کی متفقہ مہر ثبت ہے اور کوئی مسلمان، منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کافر ہونے میں شک وشبہ کا شکار نہیں۔

آج قادیانی پوری دنیا کے مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق کو تسلیم کرنے سے نہ صرف انکاری ہیں بلکہ اسے چیلنج کرتے ہوئے خود کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں۔ اب تو ان کی دلیری اس قدر بڑھ چکی ہے کہ حال ہی میں ان کے نام نہاد خلیفہ مرزا مسرور کی ویڈیو جو سوشل میڈیا پر دیکھی گئی ہے، اس میں ایک سوال کے جواب میں اس نے یہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ عنقریب پاکستان کے آئین میں تبدیلی ہو جائے گی اور ہم احمدی (دراصل مرزائی / قادیانی...ناقل) وہاں سانس لے سکیں گے۔

ایک اور ویڈیو جس سے عالم اسلام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے وہ ایک شخص عبدالشکور قادیانی کی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی ہے۔ اس میں صاف دیکھا اور سنا جاسکتا ہے کہ یہ شخص امریکی صدر کے سامنے اپنی مظلومیت کی جھوٹی داستان سرائی کرتے ہوئے وطن عزیز پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کا مرتکب ہوا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے اور مسلمان حق بجانب ہیں کہ ان کے مذہبی تشخص کا احترام کیا جائے لیکن قادیانی پاکستان کے آئین سے بغاوت کرتے ہوئے اسے پامال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عبدالشکور نامی قادیانی کا بھی یہی قصہ ہے، یہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں توہین آمیز قادیانی لٹریچر اور کتب کی اشاعت کا کام کرتا تھا، اس جرم میں اسے دسمبر ۲۰۱۵ء میں گرفتار کیا گیا، اس کے پاس سے توہین آمیز مواد برآمد ہوا، چنانچہ اس پر مقدمہ چلا اور اسے انسداد دہشت گردی ایکٹ (اے ٹی اے) ۱۱ ڈبلیو ۸۹ کے تحت پانچ سال اور ۲۹۸-سی کے تحت تین سال قید کی سزا سنائی گئی، لیکن سزا پوری ہونے سے قبل ہی اکتوبر ۲۰۱۸ء میں

امریکی کانگریس کے اشاروں پر ہیومن رائٹس کمیشن نے اس کی رہائی کی آواز بلند کردی، امریکی صدر ٹرمپ نے اپنے سفیر کے ذریعہ ۴؍مارچ ۲۰۱۹ء کو اس کی رہائی کا مطالبہ کیا، پھر ۷؍مارچ کو امریکی وزیر نے یہ مطالبہ دہرایا، بالآخر ۲۰؍مارچ ۲۰۱۹ء کو اسے رہا کرکے پاکستان سے فرار کرادیا گیا اور یہ امریکا پہنچ گیا۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ یہ سزا یافتہ مجرم امریکی صدر کے سامنے سچ کہہ رہا ہے یا در اصل اپنے جرم کو چھپانے کے لئے عالمی اداروں کی ہمدردی کا سہارا لینا چاہ رہا ہے۔ اسی سے اس کے پاکستان پر لگائے گئے الزامات کی حقیقت بھی عیاں ہوجاتی ہے۔ یہ بات تو پاکستان کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ پاکستان میں نہ تو قادیانیوں کے گھر جلائے جاتے ہیں، نہ انہیں مارا جاتا ہے اور نہ ہی ان کی عزتیں لوٹی جاتی ہیں، یہ محض پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈا ہے۔

بہرکیف! قادیانیوں کی ان تازہ خلافِ اسلام وخلافِ پاکستان سرگرمیوں نے ہر محبِّ وطن کو بے چین کر رکھا ہے اور ہر مسلمان قادیانیت کی سازشوں کے جال پھیلتے دیکھ کر فکر مند ہے۔ چنانچہ اہلیانِ وطن کی ترجمانی کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم پر دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک ہنگامی اجلاس ۲۰؍جولائی ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا، جس میں قانون ختم نبوت کے خلاف حالیہ قادیانی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی محمد انور رانا نے کہا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو مسلسل ۲۲ روز کی جرح کے بعد قادیانی آئین پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے، جرح کے دوران انہیں اپنا موقف پیش کرنے کی مکمل آزادی تھی اور قومی اسمبلی نے ان کا کفر جاننے کے بعد ہی بغیر کسی مسلکی وسیاسی وابستگی کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اسمبلی کے کسی رکن نے اس فیصلہ سے اختلاف نہیں کیا، چنانچہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کے تحت وہ تمام حقوق وآزادی حاصل ہے جو غیر مسلم اقلیتوں کا حق ہے لیکن انہیں مسلمانوں کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ لیکن آج قادیانی اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرنے کی بجائے خود کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں اور دنیا بھر میں جھوٹے پروپیگنڈے پر مشتمل مذموم مہم چلا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کی جان، مال عزت وآبرو کی حفاظت کا ضامن یہی آئین ہے، جسے وہ تسلیم کرنے سے کھلم کھلا انکاری ہیں اور اب اس آئین کو ختم کرنے کی باتیں اور خود پر جھوٹے مظالم کا رونا رو رہے ہیں۔ درحقیقت ان قادیانیوں پر آئین پاکستان کو تسلیم نہ کرنے، اسے توڑنے کی سازشیں کرنے، اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور وطن عزیز پاکستان پر الزامات عائد کرنے کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کرنا چاہئے۔

اجلاس کے شرکاء نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی کہ قانون ختم نبوت کے خلاف حالیہ قادیانی سرگرمیاں تشویش ناک ہیں اور ہم ہر قیمت پر اس قانون کا تحفظ کریں گے۔ اجلاس میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے تمام مسلمانوں سے عموماً اور علماء، خطباء وائمہ سے خصوصاً اپیل کی ہے کہ موجودہ حالات میں قانون ختم نبوت کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، لہٰذا پوری امت دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرے، مساجد کے ائمہ کرام نمازوں میں قنوت نازلہ کا اہتمام کریں، ائمہ و خطباء مساجد اپنے دروس اور جمعہ کے خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر مشتمل بیانات کے ذریعہ عوام کو شعور وآگاہی فراہم کریں۔

اجلاس میں ناظم دفتر محمد انور رانا، سید انوار الحسن، مبلغین ومقامی ذمہ داران مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفی، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد رضوان، مولانا عادل غنی، مولانا شعیب کمال، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا احمد شاہ بلوچ اور حافظ سید عرفان علی شاہ نے شرکت کی۔‘‘

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر پورے ملک میں قادیانیت کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مہم شروع کردی گئی ہے اور مختلف مدارس اور

مساجد میں علمائے کرام کے اجلاس اور بیانات ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ۲۳؍جولائی ۲۰۱۹ءکو پاکستان کے قومی اخبارات روزنامہ جنگ، روزنامہ اسلام، روزنامہ امت کے تمام ایڈیشنوں میں درج ذیل اشتہار چھپوایا گیا:

"قانون تحفظ ختم نبوت پارلیمنٹ کا متفقہ آئینی فیصلہ ہے، اس کو ختم کرنے کا مطالبہ یا اس کے خلاف مذموم پروپیگنڈا ملکی سالمیت کے خلاف سازش اور آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے سالانہ اجتماع اپریل ۱۹۷۴ء میں پوری دنیا کے علماء اسلام نے منکرین ختم نبوت کے خلاف متفقہ طور پر قرارداد پاس کر کے انہیں اسلام سے خارج قرار دیا۔ قانون تحفظ ختم نبوت کے خلاف بیرونی دباؤ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے ساتھ ساتھ مداخلت فی الدین ہے، جسے عالم اسلام کے غیور مسلمان ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔"

اسی طرح مندرجہ ذیل خبر اخبارات میں شائع ہوئی:

"منکرین ختم نبوت دنیا بھر میں اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں، لیکن انہیں اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ وہ اپنے ناپاک عزائم میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ پاکستان کے عوام عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے کو تیار ہیں۔ قانون ختم نبوت جن شہداء اور اسیروں کی قربانیوں سے وجود میں آیا، انہیں ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ نیز پاکستانی حکمرانوں سے درخواست ہے کہ منکرین ختم نبوت کی خلاف اسلام اور خلافِ پاکستان سرگرمیوں پر سخت نوٹس لیتے ہوئے انہیں آئین و قانون کا پابند بنائیں اور دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے منکرین ختم نبوت اور ان کے ہم نواؤں پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ پاکستان کے حکمران ہر قسم کا بیرونی دباؤ مسترد کر دیں اور دنیا کو یہ پیغام دے دیں کہ تحفظ ختم نبوت پر کسی قسم کا اور کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ مصورِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا کہ منکرین ختم نبوت اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں، لہٰذا ان غداروں کے حق میں کسی قسم کے دباؤ کا شکار نہ ہوں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، علامہ احمد میاں حمادی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے ایک بیان میں کیا۔

نیز کراچی کے مختلف مقامات پر مبلغین ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے مساجد میں بیانات اور اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منکرین ختم نبوت اپنے پیروکاروں کو یہ دلاسے دے رہے ہیں کہ جلد پاکستان سے ختم نبوت کا قانون ختم ہو جائے گا۔ یہ لمحۂ فکریہ ہے اور اہلِ اسلام کو ہمہ وقت اس قانون کے تحفظ کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ منکرین ختم نبوت اپنے اس ناپاک ارادہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ وہ اس قسم کے شوشے چھوڑ کر ہم اہلِ ایمان کے ایمانوں کا امتحان لیتے ہیں، جس میں ہم ان شاء اللہ! کامیاب و سرخرو ثابت ہوں گے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجاہدین ختم نبوت کامیاب ہوں اور قادیانیت ایک بار پھر ذلیل و رسوا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمانوں کی حفاظت فرمائیں اور تحفظ ختم نبوت کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

احکامِ عیدالاضحیٰ

مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے عشرۂ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں' ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

قرآن مجید کی سورۂ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے' وہ دس راتیں جمہور کے قول میں یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں' خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن' اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق:

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد"

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد آواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے' فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں' اسی طرح مرد وعورت دونوں پر واجب ہے' البتہ عورت آواز بلند تکبیر نہ کہے۔ (شامی)

تنبیہ:

اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے' بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں' پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں' اس کی اصلاح ضروری ہے۔

اعمال مسنونہ:

عیدالاضحیٰ کے روز یہ چیزیں مسنون ہیں:

صبح کو سویرے اٹھنا' غسل ومسواک کرنا' پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا' خوشبو لگانا عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا' عیدگاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکورہ الصدر آواز بلند کہنا۔

قربانی:

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے' زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا' مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے' اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے' بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورۂ کوثر "انا اعطینک الکوثر" میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی' قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے "فصل لربک وانحر" کا یہی مفہوم ہے' دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے: "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔" (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا' ہر سال برابر قربانی کرتے تھے۔ (ترمذی)

جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ کے لئے مخصوص نہیں' ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے' اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے' اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (شامی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟

قربانی ہر مسلمان عاقل' بالغ مقیم پر واجب ہوتی ہے' جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو' یہ مال خواہ سونا' چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ (شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں' بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں' اسی طرح جو شخص شرعاً قاعدے کے مطابق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر

اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔(شامی)

قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے' دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں' قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں' گیارہویں' بارہویں تاریخیں ہیں' اس میں جب چاہے قربانی کرسکتا ہے' البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بدلہ میں صدقہ وخیرات:

اگر قربانی کے دن گزر گئے' ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہ کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے' لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا' ہمیشہ گناہگار رہے گا' کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے' جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی' زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا' ایسے ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر اتفاق صحابہ کرامؓ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کا وقت:

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ و عیدین جائز ہے وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں' اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں' یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کرسکتے ہیں' ایسے ہی کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہوسکے تو نماز عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔(درمختار)

مسئلہ: قربانی رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔(شامی)

قربانی کے جانور:

بکرا' دنبہ' بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربان کیا جاسکتا ہے' گائے' بیل' بھینس' اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے' بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ: بکرا' بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے' بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے' گائے' بیل' بھینس دو سال کی' اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے' ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے کافی نہیں۔

مسئلہ: اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے' ہاں سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو جس کا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(شامی)

مسئلہ: خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔(شامی)

مسئلہ: اندھے' کانے' لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں' اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جاسکے تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ: جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔(شامی)

مسئلہ: جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں' اس کی قربانی جائز نہیں۔(شامی' درمختار)

اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ: اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا' پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہوگیا تو اگر خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے۔(درمختار وغیرہ)

قربانی کا مسنون طریقہ:

اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے' اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کراسکتا ہے مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے' زبان سے کہنا ضروری نہیں' البتہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے' سنت ہے کہ جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبہ قبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔"

اورذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللّٰھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام."

آداب قربانی:

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں' اگر کسی نے ایسا کرلیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(بدائع)

مسئلہ: قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے' جب تک کہ پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے۔(بدائع)

متفرق مسائل:

(شہر میں) عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں' لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہوگئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہوجاتی ہے۔(بدائع)

مسئلہ: قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہوگیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کردینا چاہئے۔(بدائع)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب تھی' اگر اس نے قربانی کا جانور خریدلیا' پھر وہ گم ہوگیا یا چوری ہوگیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اگر دوسری قربانی کرنے کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کردے' لیکن اس پر قربانی واجب نہ تھی' نفلی طور پر اس نے قربانی کے لئے جانور خریدلیا' پھر وہ مرگیا یا گم ہوگیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں' ہاں اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے' تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(بدائع)

قربانی کا گوشت:

۱:...... جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے' اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔

۲:...... افضل ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کرکے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے رکھے' ایک حصہ احباب واعزہ میں تقسیم کرے' ایک حصہ فقراء ومساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کا عیال زیادہ ہو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

۳:...... قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

۴:...... ذبح کرنے والے کی اُجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں' اُجرت علیحدہ دینی چاہئے۔

قربانی کی کھال:

۱:...... قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا مثلاً مصلیٰ بنالیا جائے' یا چڑے کی کوئی چیز ڈول وغیرہ بنالیا جائے' یہ جائز ہے لیکن اگر اس کو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں' بلکہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قربانی کی کھال کو فروخت کرنا بدوں صدقہ کے بھی جائز نہیں۔(عالمگیری)

۲:...... قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں' اس لئے مسجد کے موذن یا امام وغیرہ کے حق الخدمت کے طور پر ان کو کھال دینا درست نہیں۔

۳:...... مدارس اسلامیہ کے غریب اور نادار طلباء ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیائے علم دین کی خدمت بھی' مگر مدرسین و ملازمین کی تنخواہ اس سے دینا جائز نہیں' (یہی مسئلہ دیگر دینی تنظیموں اور اداروں کے بارے میں بھی ہے)۔

☆☆......☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 32545573

قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ

مولانا محمد رضوان عزیز

انسانی تاریخ میں جس طرح سنجیدہ لوگ اپنی کارکردگی اور عمدہ کارناموں کے باعث زندہ رہ جاتے ہیں‘ایسے ہی بعض جوکر قسم کے لوگ بھی اپنی فلمی زندگی جس میں انسانوں کے لئے مزاح کا وافر سامان موجود ہو، تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ عہد گزشتہ میں متنبّی خرافہ، ابو زید سروجی، ملادو پیازہ اور بیربل یہ وہ مزاحیہ اور فضول قسم کے کریکٹر ہیں جنھوں نے عوام سے داد وصول کرنے کے لئے نئے نئے لطائف کو جنم دیا۔ لیکن ہندوستان کی زمین نے ایک ایسے جوکر کو جنم دیا جس کی پوری زندگی ہی فن لطیفہ کا قبیح باب تھی اور اس پر المیہ کہ اپنی باقیات میں ایسی جماعت کو چھوڑ گیا جس کا ہر فرد ہی کذب بیانی، ملمع سازی اور دھوکہ دہی میں یکتا و بے مثل ہے۔ اس جوکر کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور ان سرکسی کرداروں کو جماعت احمدیہ قادیانیہ کہتے ہیں۔

حال ہی میں ایک ویڈیو قادیانی جماعت نے وائرل کی، جس میں ہزاروں لوگ جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے مرزائیت کو اختیار کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا! مرزائیت اب الحمدللہ دم توڑ رہی ہے، ان کی اصلیت دنیا پر کھلتی جارہی ہے، اب اپنی بقا کے لئے اور وجود کا ثبوت دینے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینے پر مجبور ہے۔ پہلی بات تو یہ ذہن میں رہے کہ جرمنی میں ایسا کوئی واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا۔ مولانا افتخار احمد کولون حال مقیم جرمنی اور مولانا سہیل باوا صاحب آف لندن کی طرف سے اس کی تردید بھی آچکی ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب پھر ہے کیا؟ قادیانی جماعت اپنے سالانہ جلسے میں کچھ نو گرفتار شدہ لوگ، جنھیں مختلف مذاہب سے دھوکہ دے کر قادیانی کیا گیا ہوتا ہے، ان کی بیعت کا ڈرامہ کرتی ہے اور ساتھ ہی کسی فلمی سین کی طرح ایک ہیرو کے سامنے جیسے کیمرے کے کمال سے انسانی جتھے کو بھاگتا دکھایا جاتا ہے، یہاں ایک قادیانیوں کا ریوڑ اپنے خلیفہ کے سامنے بٹھا دیا جاتا ہے تاکہ قلیل کو کثیر اور سوزش زدہ کو صحت مند موٹا پہلوان بنا کر نسل انسانی کو گمراہ کیا جاسکے۔ اگر واقعی ۲۰ ہزار مسلمانوں نے بقول ان کے‘ بیعت فارم بھرا ہے تو جماعت قادیانیہ سے درخواست ہے کہ بندہ کی اس تحریر کے بعد فوراً ان کے کوائف سوشل میڈیا پر پیش کردے جن کے ساتھ ان کے دستخط اور موجودہ تاریخ کا اندراج بھی ہو، لیکن ایسا یہ ہرگز نہیں کرسکیں گے کیونکہ یہ تو وہی پرانے کردار ہیں جو ہر سال تجدید بیعت کے نام سے ایک ویڈیو بنوانے کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس سے تنگ دل ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، خدانخواستہ پوری دنیا بھی ان مرتدین سے بھر جائے تب بھی ہمارا ایمان ہے کہ غالب میرے سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی آتا ہے، کسی اور کو غالب نہیں آنا۔ مرزا قادیانی اور اس کی امت کا طرز عمل ہی یہی ہے کہ ہمیشہ اپنے بڑھتی ہوئی تعداد کا جعلی اظہار کرکے اپنے حق پر ہونے کی دلیل بنانا۔ لیکن کاش قادیانی امت اپنے مقام کا تعین تو اپنے خود ساختہ نبی کے فرمودات کی روشنی میں کرلیتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے اوپر ایمان لانے والوں کا تعارف کس صورت میں کروا گیا ہے، آیئے ذرا اس کی تحریروں کی روشنی میں ان بیعت کے ڈرامے بازوں کی حقیقت کو سمجھ لیں کہ خود ان کے خود ساختہ نبی نے ان کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اب اگر مرزا قادیانی نے سچ کہا ہے تو قادیانی تو بہ کرلیں اور اگر جھوٹ کہا ہے تو ایسے جھوٹے کی اتباع سے باہر نکل آئیں۔ امت مسلمہ آج بھی تمہاری واپسی کی منتظر ہے! مرزا کے ’’ارشادات‘‘ ملاحظہ فرمائیں:

۱:… میری جماعت میں ایسے کج دل لوگ ہیں جو اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں اور اس قدر خود غرض اور سفلہ پن کا شکار ہیں کہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنیاد پر لڑتے ہیں۔ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج:۶، ص:۳۹۵)

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

حج..... توحید واجتماعیت اور عشقِ الٰہی کا مظہر

مولانا حفیظ الرحمن مدنی

حج میں عشق وفنائیت کا پہلو:

حج کا ذکر جیسے ہی آتا ہے تو عموماً اس کے دو پہلو سامنے آتے ہیں‘ ایک عشق ومحبت‘ فدائیت و فنائیت جنون و وارفتگی کا پہلو‘ جس کی بنا پر ایک حاجی عشق الٰہی سے سرشار‘ دیوانگی کی کیفیت کے ساتھ قدم بڑھاتا ہے اور میقات جہاں سے حرم پاک کی خصوصی تعظیم اور اس کے تقدس کی حد شروع ہوتی ہے‘ وہیں سے کفن کے مشابہ احرام کی چادریں لپیٹ کر دیوانہ وار پھرتا رہتا ہے‘ کبھی خانہ کعبہ کا چکر لگاتا ہے‘ تو کبھی منیٰ کی وادیوں کے درمیان عشق کی راہ میں حائل ہونے والے شیطان کی علامتوں اور جگہوں کو سنگسار کرتا ہے‘ میدان عرفات میں تڑپ تڑپ کر بے خودی کے عالم میں اپنے محبوب کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور لگاتار آنسوؤں کی سوغات پیش کرتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح چلتے چلتے مزدلفہ میں رک کر رات کی تاریکیوں میں اپنے مولیٰ احکم الحاکمین سے مناجات اور سرگوشیاں کرتا ہے اور خالص اسی کی رضا کے لئے جانور ذبح کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنے لاڈلے بیٹے کی قربانی کا بدل پیش کرتا ہے اور یہی وہ مقام خلت ہے جس کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سرفراز کیا گیا۔

عبدیت ومسکنت کا پہلو:

دوسرا پہلو عبدیت و عاجزی‘ ذلت و مسکنت‘ خود سپردگی اور اطاعت کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ حاجی اللہ کا خاص بندہ‘ اس کا منتخب اور مقبول پسندیدہ ہوجاتا ہے‘ گناہوں سے پاک و صاف اور صلاح وتقویٰ سے آراستہ ہوجاتا ہے‘ آیت کریمہ اسی واضح حقیقت کو بیان کرتی ہے:

”حج کے چند مہینے ہیں جو مشہور ومعلوم ہیں‘ پس جو شخص ان ایام میں اپنے ذمہ حج مقرر کرلے تو پھر اس شخص کو نہ کوئی فحش بات جائز ہے نہ کوئی بے حکمی درست ہے اور نہ کسی سے نزاع وتکرار زیبا ہے‘ اور جو نیک کام کروگے خدا کو اس کی اطلاع ہوتی ہے اور زادِراہ لے لیا کرو‘ بیشک بہتر توشہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقلمندو!۔“ (البقرۃ:۱۹۷)

حدیث مقدس سے اس کی حقیقت اس طرح ظاہر ہوتی ہے:

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا جس میں نہ فحش بات کی اور نہ ہی گناہ کا کام کیا‘ تو اس حالت میں واپس ہوتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔“ (متفق علیہ)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا دوسرا نہیں ہے۔“

وحدت ومساوات اسلام کی مرکزی خصوصیت:

لیکن اسی کے ساتھ حج کی ایک تیسری جہت بھی ہے جو اس کی ایک اہم خصوصیت ہے اور اس کا دعوتی و اصلاحی پہلو بھی ہے‘ جو درحقیقت پورے مذہب اسلام کی امتیازی صفت ہے‘ کیونکہ اسلام امن وعافیت کا پیغام ہے جو دیگر خصوصیات کے ساتھ وحدت و اجتماعیت کی شکل میں زیادہ نمایاں نظر آتا ہے‘ کیونکہ اسلام کے تمام ہی شعبوں میں یکسانیت و مساوات کا پہلو غالب ہے: ”یداللہ علی الجماعۃ“ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ نماز باجماعت کی مشروعیت سے خود یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے‘ اسی طرح اخلاق کی بلندی سے بھی اتحاد واتفاق قائم ہوتا ہے اور شیرازہ بندی ہوتی ہے‘ نکاح بھی عقد انضمام ہے اور خاندانوں کے جوڑنے اور وجود میں آنے کا ذریعہ ہوتا ہے‘ عقود ومعاملات اور خرید وفروخت میں بھی خاص طور پر ایسی شرطوں کو فساد کا ذریعہ قرار دیا گیا‘ جو انتشار ونزاع اور مخاصمت کا سبب ہوں‘ اس سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام کے تمام احکام اور شعبوں میں اتحاد واجتماعیت خاص طور سے ملحوظ ہوتی ہے ‘اور یہی کیا‘ اسلام تو ایک ابدی پیغام بن کر آیا اور دنیا کے تمام انسانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی‘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قل یا أیها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا." (سورۃ اعراف)

ترجمہ:"اے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔"

مناسک حج میں وحدت ومساوات:

حج کے افعال کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے اور جبکہ عازمین حج پوری دنیا کے مختلف علاقوں، نسلوں، زبانوں، تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں جن کی طبیعتیں اور مزاج مختلف ہوتے ہیں اور طبقات بھی مختلف، شاہ وگدا، امیر وغریب، آقا وغلام، محمود وایاز سب ہی جمع ہوتے ہیں، جن میں سے اگر ایک پھولوں کی سیج پر چلنے کا عادی ہوتا ہے تو دوسرا کھیت کی مٹیوں کے ساتھ لت پت، کوئی گدیوں پر بیٹھ کر حکم نافذ کرتا ہے تو کوئی مشین کے کل پرزوں کے ساتھ ہم رنگ وہم آہنگ، اسی طرح اگر کوئی نرم وگداز بستروں پر نیند سے لطف اندوز ہونے والا ہے تو دوسرا فٹ پاتھ اور کنکریلی زمین پر زندگی گزارنے والا۔

لیکن جیسے ہی حج کا ارادہ کیا سب کا لباس ایک، وہی کفن نما، رنگ بھی ایک یعنی بے رنگی، جسے سفید کہئے، نوعیت بھی ایک، انداز بھی ایک اور اس لباس کو اختیار کرنے کا وظیفہ بھی ایک، وہیں سے سارے امتیازات مٹ جاتے ہیں اور سب کی زبانوں پر ایک ساتھ توحید کا ترانہ جاری ہوجاتا ہے:

لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔"

ترجمہ: "اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے زیبا ہیں اور حکومت وبادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

درحقیقت حج ان وطنی، نسلی، لسانی اور علاقائی قومیتوں کے خلاف اسلامی قومیت کی جیت ہے جن کے بہت سے اسلامی ممالک (مختلف عوامل اور دباؤ کے ماتحت) شکار ہیں، وہ اسلامی قومیت کا مظہر اور اعلان ہے، ان میں حاکم ومحکوم، آقا وغلام، امیر وفقیر، چھوٹے اور بڑے کی کوئی تفریق نہیں ہوتی۔ ان کے لباس اور صدا دونوں میں اسلامی قومیت جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہی حال حج کے دوسرے اعمال، عبادات، مناسک اور شعائر ومقامات کا ہے، جہاں ہر قوم وملک کے لوگ دوش بدوش نظر آتے ہیں اور قریب وبعید، عرب وعجم کے سارے فرق مٹ جاتے ہیں۔

(ارکان اربعہ)

واقعی "انما المؤمنون اخوۃ" کی صحیح تصویر سامنے آتی ہے۔ وحدت وتوافق کا عجب دلکش منظر ہوتا ہے، سروں کو کھولتا ہے اور تلبیہ گنگناتا ہے، اگر عشق وفنائیت کا مظہر ہے تو سب کا محبوب بھی ایک ہی ہے:

"لا الہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیئ قدیر۔"

عاشقین بے شمار ہیں لیکن سب کا محبوب ایک ہے، اظہار عشق کا انداز بھی ایک ہے، مقصود ومراد ایک ہے، جذبات کی اصل بھی ایک ہے، وجدان جداگانہ ہے، کیفیتیں متفاوت ہیں، جو خاص عطیہ خداوندی ہیں اور محبوب سے قربت اور اس کی حلاوت کی ایک صورت ہے اور عشق حقیقی کی تڑپ کا ایک کرشمہ ہے:

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضان محبت عام سہی عرفان محبت عام نہیں

اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فضائل حج" میں حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مرید کے مکالمے کا مطالعہ کافی ہے۔

تلبیہ کے کلمات بھی درحقیقت عشق ومستی سے سرشار، محبوب کی رضا جوئی میں فدا کاری کی طرف سے درد بھرا ہوا نعرۂ توحید ہے، جس میں روح کو تڑپانے اور قلب کو گرمانے کی قوت ہے۔

حنیفیت کی ہمہ گیری:

یہ گویا اصحاب کہف (چند نوجوانوں) کے اندر پائی جانے والے حق کی سچی طلب کا ایک عکس جمیل ہے، کیونکہ وہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں سے علیحدہ علیحدہ دین حق کی طلب اور اس کے تحفظ کے لئے نکلے اور جب اکٹھا ہوئے تو سب کا منتہائے نظر اور مرکز توجہ ایک ظاہر ہوا۔

اور یہ اس حنیفیت کا ثمرہ ہے جو ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی ذریت میں منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے اور یہی نہیں بلکہ یہ ندائے خلیل کے جواب کا ایک بہترین نمونہ بھی ہے، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے جتنی بار لبیک کہا ہوگا وہ اتنی بار حج کی دولت سے سرفراز

ہوگا اور کیوں نہ ہو کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک مظہر ہے‘ جو انہوں نے کعبہ مشرفہ کی تعمیر کے وقت اپنے رب کے حضور پیش کی تھی:

”اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری نسل سے ایک فرمانبردار امت پیدا کر اور ہم کو ہمارے دینی قاعدے بتلادے اور ہمارے حال پر توجہ رکھ یقیناً تو بڑا توجہ فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔“ (البقرہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”درست دین ابراہیمؑ کا جو یکسو تھے اللہ کے لئے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔“ (سورۃ انعام)

”میں نے اپنے رخ کو اللہ کے لئے پھیرلیا‘ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا‘ سب سے یکسو ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔“ (سورۃ انعام)

حنیفاً کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ساری مخلوق سے یکسو ہو کر صرف خالق جل و علا کا دروازہ پکڑ لیا ہے‘ جس کے قبضہ اقتدار میں سب علویات وسفلیات ہیں‘ یہی وہ توحید خالص ہے جو ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی میں نمایاں ہے اور اسی نے ان کو کڑی سے کڑی آزمائش اور بڑے سے بڑے امتحان میں کامیاب و بامراد کیا:

”اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو ان کے رب نے کئی باتوں میں پھر انہوں نے وہ پوری کیں تب فرمایا: میں تجھ کو بناؤں گا لوگوں کا پیشوا۔“ (سورۃ بقرہ)

”بلاشبہ یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش ہے۔“ (سورۃ صافات)

یہی توحید باری عشق ومحبت کی جان اور عبادت و اطاعت کی حقیقی روح ہے‘ جو حج کے تمام افعال کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے‘ اگر یہ نہ ہو تو حج محض ایک ظاہری شکل وصورت ہے جس کی کوئی روح اور حقیقت نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی اجر وثواب مرتب ہو سکتا ہے۔

طواف میں وحدت کی جلوہ نمائی:

طواف زیارت حج کا رکن ہے‘ اس کے بغیر حج ادا ہی نہیں ہو سکتا‘ اس میں بھی وحدت کی جلوہ نمائی عجیب ہی ہے‘ ایک لیلیٰ عشق ہے جو اپنے دیوانوں سے خراج محبت وصول کرتی ہے‘ دنیا سے آئے ہوئے عشق کے متوالوں اور توحید کے بادہ خواروں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جن کو حکم ہی یہی ہے کہ ایک خانہ کعبہ کا ایک متعین اور محدود وقت میں طواف کریں‘ ورنہ ان کا سفر بے سود اور دولت رائیگاں جائے گی۔

وقوفِ عرفہ کا اساسی کردار:

حدیث میں آتا ہے: ”الحج هو العرفة“ (وقوف عرفہ) حج کا دوسرا رکن ہے‘ اس کے بغیر بھی حج کا وجود قائم نہیں رہ سکتا‘ زوال سے غروب کے درمیان ہر ایک کا وہاں پہنچنا ضروری ہے‘ چاہے ایک لمحہ ہی کے لئے سہی۔

دنیا کے کسی ملک وقوم اور کسی رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والا ہو‘ جب ایک مالک کے حکم‘ اتباع اور محبت میں سفر کیا ہے اور اسی کو ایک مانا ہے تو حکم ہے کہ مجھ کو ایک مان کر آنے والے سب اسی ایک میدان عرفات میں جمع ہو جائیں تب ہی قبولیت کا درجہ ملے گا یہی وہ جگہ ہے‘ جہاں نسل انسانی کے اجتماع کی بنیاد پڑی‘ جبکہ جنت سے دنیا میں آنے کے بعد آدم وحوا علیہما السلام کی پہلی ملاقات یہیں ہوئی: یہاں بھی وہی اجتماعیت ہے‘ بندوں نے خدا کو ایک مانا تو رب العالمین نے بھی اپنے سب منتخب بندوں کو ایک ساتھ دیکھنا پسند فرمایا‘ اور محبت کا امتحان بھی لیا کہ دوپہر کے وقت دھوپ تمازت اور تپش کی حالت میں بلایا اور تضرع و عاجزی‘ انابت و خشوع کو اس کی روح اور اساس قرار دیا‘ اسی طرح جبل رحمت پر ایک ساتھ حاضر ہو کر دعا کرنا‘ عرفات سے ایک ساتھ نکلنا اور مزدلفہ میں ایک ساتھ رات گزارنا پھر ایک ساتھ وہاں سے متحرک ہونا‘ پھر منیٰ میں قیام کرنا‘ قربانی کرنا‘ سر منڈانا اور شیطان کو کنکری مارنا وغیرہ سارے ہی کام ایک ساتھ انجام دیئے جاتے ہیں یہ وحدت ومساوات نہیں تو اور کیا ہے؟

شب گریزاں ہے جلوۂ خورشید سے:

اسی طرح حج کا اتحادی واجتماعی پہلو اس سے بھی سامنے آتا ہے کہ جاہلیت میں قریش حاجیوں کے ساتھ عرفات نہیں جاتے تھے بلکہ حرم ہی میں رکے رہتے تھے‘ وہ کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ میں سے ہیں اور بیت اللہ کے محافظ و مجاور ہیں‘ ان کا منشا یہ تھا کہ وہ بقیہ لوگوں سے ممتاز رہیں‘ اپنی پوزیشن اور حیثیت اور جو امتیاز و فوقیت ان کے خیال میں ان کو حاصل تھی‘ اس کو برقرار رکھ سکیں‘ اللہ نے اس جاہلی اور نسلی امتیاز کو ختم کیا اور ان کو حکم دیا کہ جس طرح اور لوگ کرتے ہیں وہی وہ بھی کریں اور عرفات میں قیام کریں‘ ارشاد فرمایا: ”ثم افیضوا من

حیث افاض الناس " ہاں تو تم وہاں جاکر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔

امام بخاریؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش اور وہ لوگ جو ان کے طریقہ پر تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور ان کو "حمس" کہا جاتا تھا۔

بقیہ سب عرفات میں قیام کرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ عرفات میں جائیں اور وہاں قیام بھی کریں پھر سب کے ساتھ وہاں سے واپس ہوں۔

اور حجۃ الوداع کے خطبے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوات کا درس بھی دیا تھا اور ارشاد فرمایا:

"لا فضل لعربی علی لعجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لا سود علی ابیض الا بالتقوی ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم۔"

میدان عرفات سے اس کا اعلان اسلامی درس و موعظت کے ساتھ حج کی اجتماعیت و وحدت کا ایک مرکزی پیغام بھی ہے۔

مورخ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے عرب کے جاہلی معاشرہ کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے: عہد جاہلیت میں حج کا موسم ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مناظرہ و مقابلہ کا اسٹیج بن گیا تھا، جس طرح "عکاظ، ذوالمجنہ اور ذوالمجاز" کے بازار اور میلے تھے۔ اہل جاہلیت ہر ایسی تقریب اور ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے جہاں قبائل کو جمع ہوکر قصیدہ خوانی اور لن ترانی کا موقع مل سکے اور اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے بڑھ چڑھ کر بیان کئے جائیں۔ منی کا اجتماع اس جاہلی جذبہ کی تسکین کا بہترین ذریعہ تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا، اور اس کا بہترین بدل عنایت فرمایا اور آباؤ اجداد سے بڑھ کر اپنا ذکر کرنے کو اور ایک ساتھ کرنے کو ارشاد فرمایا۔ (ارکان اربعہ)

وحدت حج پر اجمالی نظر:

حج ایسی عبادت ہے جس میں دنیا بھر سے آئے مختلف نسل وقوم کے لوگ ہوتے ہیں ایک کو دوسرے کا دکھ درد جاننے، احوال کو پہچاننے اور دینی احوال سے باخبر ہونے، نیز بڑے بڑے علمائے دین سے معلومات کا زریں موقع فراہم ہوتا ہے، کیونکہ وہاں مختلف زبانوں کے علماء جمع ہوجاتے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ محض دین کی بنیاد پر الفت ومواخت پیدا ہوتی ہے جس سے اتحاد وتوافق اور یکسانیت کا رنگ غالب ہوتا ہے۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ حج ایک ایسی ہمہ گیر عبادت ہے، جس کے امتیازات و خصوصیات، دروس وعبر، اور فوائد وثمرات کا احاطہ دشوار ہے، جو خود باری تعالیٰ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے:

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں۔" (سورہ حج)

اس موقع پر منافع کو مطلق بولا گیا ہے اور اس کے لئے نکرہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس بلیغ تعبیر سے منافع کی کثرت اور تنوع اور ہر دور میں اس کی بولتی ہوئی قسموں، راستوں، طریقوں اور پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے، جس کا شمار ناممکن ہے، ان ہی منافع میں سے ایک وحدت ومساوات اور عشق خداوندی ہے، جس کی عجیب و غریب کرشمہ سازی حج کے تمام اعمال ومناسک میں ابتدا سے انتہا تک نمایاں نظر آتی ہے، کیونکہ کہ باری تعالیٰ نے اس کو مثابت اور جائے امن بنایا ہے۔ ارشاد ہے:

"اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے ایک مقام رجوع اور مقام امن مقرر کیا۔" (البقرہ)

ان دوررس اثرات ونتائج کی روشنی میں یہ کہنا مبنی برحقیقت ہوگا کہ جب تک حج باقی ہے (اور وہ انشاء اللہ قیامت تک باقی رہے گا) اس وقت تک مسلمانوں کو یہ قومیتیں اور غیر اسلامی دعوتیں نگل لینے میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتیں اور وہ ان کا لقمہ تر نہیں بن سکتے اور اپنے اپنے ملکوں میں جن سے ان کو اپنے فطری جذبات اور قومی عصبیت کے لحاظ سے فطری محبت ہوتی ہے کوئی ایسا نیا کعبہ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے، جو حج کی جگہ لے لے، اس کی وحدت و اجتماعیت اور جملہ حقائق کی جگہ دوسرے مخالف جذبات قائم کرسکے اور نہ ایسی جگہ جہاں سارے مسلمان اس کے گرد جمع ہوجائیں، یہ قبلہ ہمیشہ ایک ہی رہے گا، مکہ کی جانب شرق ومغرب اور عرب وعجم کے تمام رہنے والے اپنا رخ کریں گے یہ بیت اللہ بھی ہمیشہ ایک ہی رہے گا جس کی جانب مشرق و مغرب اور عرب وعجم کے تمام رہنے والے اپنا رخ کریں گے، یہ بیت اللہ بھی ہمیشہ ایک ہی رہے گا، جس کے حج کے لئے ہندی و افغانی، یورپی و

امریکی مسلمان سب برابر جاتے رہیں گے‘ اور تقرب الٰہی‘ عشق حقیقی کی دولت کے ساتھ اخوت ومساوات کا درس لیتے رہیں گے۔

البتہ اس کے لئے توفیق خداوندی‘ طلب صادق‘ عزم جواں‘ جذبہ بیدار شرط ہے‘ کیونکہ ساقی بھی ظرف قدح خوار دیکھ کر ہی جرعہ نوشی کی اجازت دیتا ہے۔

’’تقدیر یا اندازۂ ہمت ہے ازل سے‘‘

لہٰذا ہر حاجی کو چاہئے کہ عبرت کی نگاہیں کھلی رکھے‘ جہاں گناہوں کی مغفرت‘ عشق حقیقی کی لذت‘ توحید باری کی حلاوت دلوں میں بسائے ہوئے لوٹنا ہے‘ وہیں چاہئے کہ دل میں رحمت عالم‘ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت لے کر سنت کی پابندی کا عہد کرتے ہوئے لوٹے‘ اللہ کی وحدانیت کے ساتھ رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت زبان پر ہو‘ کیونکہ یہ سب کچھ ان ہی کی رحمت ورافت کے صدقے امت کو ملا ہے اور تا قیامت ملتا رہے گا‘ اور روز حشر انشاء اللہ شفاعت کی صورت میں حاصل ہوگا۔

اور یہی نہیں بلکہ اسی کے ساتھ ہر ہر قدم پر غور کرے اور ساری سوغات اور پیغامات کے ساتھ اگر وحدت واجتماعیت‘ اخوت ومساوات اور ملی اتحاد کا درس حاصل ہو (اور وہ ضرور حاصل ہوگا انشاء اللہ) تو اس کو تا زندگی قائم رکھے اور اپنے خاندان‘ معاشرہ‘ سوسائٹی اور ملت وقوم تک منتقل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ مناسک حج سے حاصل ہونے والی ایسی متاع گرانمایہ اور انمول میراث ہے کہ دنیا والوں تک منتقل کرنا ہی اس کا حق ہے۔ واللہ والموفق والمعین.

☆☆............☆☆

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر طرح کی جنگ لڑیں گے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قادیانی سربراہ کا آئین پاکستان کو چھیڑنے کا بیان قومی سلامتی پر براہِ راست حملہ ہے، کیا آئین پاکستان کے خلاف ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے شکایت پاکستانی عدالتوں سے ملنے والی سزا پر واویلا کرنا، وطن عزیز پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت پر حملہ نہیں؟ ایک ایسے وقت میں، جب ملک کا وزیراعظم امریکا کے دورے پر ہے۔ قادیانیوں کی امریکی صدر اور اعلیٰ امریکی عہدیداروں سے ملاقاتیں اس دورے کی حیثیت پر سوالات نہیں اٹھا رہیں؟

ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں قانون ناموس رسالت میں کسی قسم کا ردو بدل برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بات سیدھی سی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا، اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ تعجب کی بات ہے کہ اگر امریکی صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو سزا صرف موت ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کی سزا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ نہیں ہونی چاہئے۔ قادیانیوں، مرزائیوں کی اسلام اور آئین دشمن سرگرمیوں پہ ہمیں شدید تحفظات ہیں، طاقت کے مراکز ان کا نوٹس لیں، قادیانی اپنی سازشوں سے باز رہیں۔ ۲۵ رجولائی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام سمیت تمام اپوزیشن جماعتیں اسلام آباد میں ناموس رسالت ریلی نکالیں گی۔

ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا پیر محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق، جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا عبدالمجید ہزاروی، مفتی عبداللہ، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، مفتی اویس عزیز، تاجر راہنما شرجیل میر، شاہد غفور پراچہ، طلباء یونین کے راہنما حافظ عامر سلیمان و دیگر نے راولپنڈی پریس کلب میں ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ راہنماؤں نے کہا کہ ہم راولپنڈی، اسلام آباد کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات سے اپیل کریں گے کہ وہ ۲۵ رجولائی کی ریلی میں بھرپور شرکت کریں۔

جاری کردہ

مولانا محمد طیب فاروقی

(مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد)

0300-7550481

برائے رابطہ:

مفتی اویس عزیز (ترجمان جمعیۃ علماء اسلام (ف) اسلام آباد)

0333-5555161

مولانا قاضی ہارون الرشید (جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی)

حج کے فضائل ومسائل

رمی جمرات،قربانی،طوافِ زیارت،مدینہ منورہ کی حاضری

بیان: حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ (قسط:۴) ضبط وترتیب: مولانا محمد قاسم

محترم بزرگو، بھائیو اور عزیز دوستو! حج کے متعلق گزارشات عرض کررہا تھا، حج کے افعال تقریباً مکمل ہوگئے۔ ۱۰رذوالحجہ کو حجاج تین کام کرتے ہیں اور تینوں کاموں میں ترتیب واجب ہے۔ ترتیب واجب ہونے کا معنی یہ ہے کہ اگر اس ترتیب کے خلاف کرے گا تو اسے دم دینا ہوگا۔ دم سے مراد ایک قربانی ہے، یعنی اللہ کی راہ میں ایک مزید بکری ذبح کرنا ہوگی۔

پہلا کام: ۱۰رذوالحجہ کو ایک جمرہ کو کنکری مارنا ہے، اسے عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ یہ منیٰ سے جائیں تو تیسرے نمبر پر ہے اور حرم سے آئیں تو پہلے نمبر پر ہے۔ دوسرا کام قربانی ہے، یہ حج تمتع اور حج قران کرنے والے کے لئے ہے، حج افراد والے کے لئے قربانی نہیں ہے۔ پھر تیسرا کام حلق کرانا یا قصر کرانا ہے۔ یہ حج کے افعال مکمل ہوئے، اب ایک چیز رہ گئی جو فرض ہے، وہ طوافِ زیارت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت کھلا رکھا ہے۔ ۱۰رذوالحجہ کو چلا جائے تب بھی ٹھیک ہے، ۱۱رذوالحجہ کو چلا جائے تب بھی ٹھیک ہے، ۱۲رذوالحجہ کو چلا جائے تب بھی ٹھیک ہے۔ اس کا وقت ۱۰رذوالحجہ کی صبح صادق سے ۱۲رذوالحجہ کی مغرب تک ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ ۱۰رکو کرے، اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ظہر سے پہلے پہلے پہنچ سکتا ہے تو بہت آسانی ہوتی ہے، بعد میں بہت زیادہ رش ہوجاتا ہے، پھر ۱۱رذوالحجہ کو کرے تو نارمل معاملہ ہوتا ہے، اور ۱۲رذوالحجہ کا انتظار نہ کرے، اس لئے کہ پھر بہت زیادہ رش ہوجاتا ہے، عرب ممالک سے بھی لوگ آئے ہوتے ہیں، انہوں نے اس دن آخری طواف کرنا ہوتا ہے اور پھر جانا ہوتا ہے تو بہت زیادہ رش ہوجاتا ہے، ایک طواف سات آٹھ گھنٹے میں ہوتا ہے۔

حاجی کے یہ کام پورے ہوگئے، اب تین دن منیٰ میں رہنا ہے تو ۱۱رذوالحجہ کو تینوں جمرات کو سات، سات کنکریاں مارنی ہیں۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد دعا بھی ہے، یعنی پہلے شیطان کو کنکری ماری، اب چونکہ دوسرے کو مارنی ہے تو کنکریاں مارنے کے بعد تھوڑا ہٹ کر بیت اللہ کی طرف رخ کرکے دعا کرلیں، یہ قبولیت کا وقت ہے، جو دعائیں آپ مانگ سکتے ہیں خوب مانگیں۔ دوسرے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد بھی دعا کرنی ہے، تیسرے شیطان کو جب ماریں گے تو اس کے بعد دعا نہیں ہے۔ پہلے دن بھی دعا نہیں ہے، کیونکہ صرف ایک جمرہ کو کنکریاں مارنی ہیں۔ دوسرے دن تینوں کو مارنی ہیں تو پہلے اور دوسرے کے بعد دعا، تیسرے کے بعد دعا نہیں۔ پھر ۱۲رذوالحجہ کے دن بھی تینوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے دن وقت صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے، نماز کے بعد افضل یہی ہے۔ اور دوسرے دن زوال کے بعد۔ تیسرے دن بھی زوال کے بعد۔ لوگ زوال سے پہلے کنکریاں مارنا شروع کردیتے ہیں، یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ اس کا وقت نہیں ہے۔

جب بارہویں کو بھی زوال کے بعد کنکریاں مارلیں، اب قرآن کریم نے اجازت دی ہے کہ:

”فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ“ اگر دو دن کنکریاں مارلیں...... دو سے مراد ہے گیارہ اور بارہ، دس کو تو ایک کو مارلیں...... تو اگر دو دنوں میں آدمی جلدی کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

”ومن تأخر فلا اثم علیہ“(البقرۃ:۲۰۳)

”اور جس نے تاخیر کی تیرہویں تک تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے وسعت رکھی ہے، رخصت دی ہے۔

اب یہاں حج کے افعال مکمل ہوگئے، ایک چیز رہ گئی ہے، وہ ہے: طواف واجب۔ شروع میں، جب آئے تھے، اس وقت جو طواف کیا تھا وہ طوافِ تحیہ، طوافِ قدوم ہے اور دوسرا طواف جو ۱۰رذوالحجہ کو کیا تھا وہ فرض ہے۔ پہلا سنت ہے، دوسرا فرض ہے، اب چونکہ حج کے افعال مکمل ہوگئے، حجاج نے اپنے گھروں کو جانا ہے یا مدینہ منورہ جائیں گے تو جانے سے پہلے آخری طواف کرلیں۔ اس میں بھی مسئلہ یہی ہے کہ طوافِ زیارت کے بعد کسی نے کوئی طواف

بھی کرلیا، نفلی ہو..... تو طواف واجب ادا ہوگیا اور اگر طواف زیارت کے بعد کوئی طواف نہیں کیا تو اب طواف کرے اور اگر طواف نہیں کرے گا تو جب تک میقات کے اندر ہے، واپس آسکتا ہے تو آ کر طواف کرلے اور اگر میقات سے باہر نکل گیا تب دم لازم ہوگا، کیونکہ یہ واجب تھا۔ اب یہ حج مکمل ہوگیا۔

اب دو طریقے ہیں، جو لوگ شروع کی تاریخوں میں جاتے ہیں تو حکومت انہیں پہلے مدینہ منورہ بھیجتی ہے اور جو لوگ حج کے قریب جاتے ہیں وہ پہلے مکہ مکرمہ جاتے ہیں، حج کے سارے افعال ادا کرکے ۱۴/ ذوالحجہ کو یہ لوگ مدینہ منورہ جائیں گے۔ حجاج اور عام لوگوں کے لئے بھی جو مانگنے کی چیز ہے وہ یہ ہے کہ دعا کریں: ''یا اللہ! ہمیں حرمین کا ادب نصیب فرما، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری کا ادب نصیب فرما۔'' یہ بہت مانگنے کی چیز ہے۔ جو مانگ کر جاتے ہیں، ان کے دلوں میں بہت زیادہ محبت موجزن ہوتی ہے، جوش وولولہ ہوتا ہے۔ پھر آدمی جب ادب کے ساتھ وہاں پہنچتا ہے اور وہاں کی زیارات کرتا ہے۔ کہتے ہیں: ''باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب'' ادب جتنا بڑھا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ انوارات عطا فرماتے ہیں۔ ادب بڑی چیز ہے، اس سے بہت کچھ ملتا ہے، خصوصاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی طرف جب آدمی روانہ ہو تو ایک عمل علماء کرام نے یہ لکھا ہے کہ: درود شریف کی کثرت کرے۔ درود شریف جتنا زیادہ پڑھے گا اور توجہ ومحبت سے پڑھے گا تو میرے بھائیو! پھر وہاں کے انوارات، اس کی روحانی ترقی اور دل کا اطمینان وسکون بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کی قبروں پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائیں! ہمارے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ میلوں دور چپل اُتار دیتے تھے کہ بھائی پتہ نہیں ہے کہ کس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں مبارک لگا ہو اور میرے گندے جوتے اس پر پڑیں، میں یہ برداشت نہیں کرسکتا۔

غالباً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں ہے یا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں کہ مدینہ منورہ میں چار یا پانچ دن رہے، قضائے حاجت کے لئے نہیں گئے کہ یہ ادب کے خلاف ہے، یعنی اتنا اونچا ادب کرتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے، جب آپ ہجرت فرماکر آئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ: ''اے اللہ! آپ نے جس طرح مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے، محترم بنایا ہے، اسی طرح اس شہر کو بھی محترم بنادے۔'' علماء کرام نے لکھا ہے کہ جیسے اس حرم کی حدود ہیں، ایسے ہی مدینہ منورہ کے حرم کی بھی حدود ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی تھی کہ: ''یا اللہ! ہمارے صاع میں، ہمارے مُد میں، ہمارے شہر میں برکتیں عطا فرما۔'' (مسلم، مشکوٰۃ،ص:۲۳۹)

یہ برکتیں آج بھی نظر آتی ہیں۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے، اپنے ذوق کی بات بتارہا ہوں، اکابر سے بھی سنا ہے اور ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی جب بیت اللہ جائے تو وہاں دعا کرے کہ یا اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر آپ دیکھیں کہ آپ نماز پڑھیں گے تو اس میں بھی آپ کو لذت آئے گی، آپ طواف کریں گے تو اس میں بھی لذت آئے گی اور وہاں کی چیزیں استعمال کریں گے، کھائیں گے تو اس میں بھی آپ کو لذت اور لطف آئے گا۔ یہ کون دے رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔ اور جب مدینہ منورہ آدمی جاتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ: ''یا اللہ! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔'' پھر وہاں جو میزبانی ہوتی ہے، اس کا مزہ ہی اور ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کے بارہ میں آتا ہے کہ آپ مدینہ منورہ میں تھے تو ایک آدمی کھانا اور چائے کا تھرماس لے کر ایک ایک سے پوچھ رہا ہے کہ یوسف بنوری کون ہے؟ تلاش کرتے کرتے پہنچ گیا، مدینہ والے ویسے بھی مہمان نواز ہیں، خصوصاً رمضان المبارک میں تو ہر ایک کو پکڑ پکڑ کر اور بڑی محبت و لجاجت اور منت سماجت سے اپنے دسترخوان پر بٹھاتے ہیں، کیونکہ ان کے دلوں میں یہ بات ہے کہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں اور ہمارے لئے ان کا اکرام ضروری ہے۔ ہر مدینہ والے کی یہ کوشش ہوتی ہے، بلا بلا کر گھروں میں لے جاتے ہیں کہ ہمارے ہاں کھانا کھالو! یہ وہ چیز ہے جس کے آج بھی اثرات ہیں، تو وہ تلاش کرتے کرتے حضرت بنوریؒ کے پاس آگیا، کھلا بھی رہا ہے، محبت کا اظہار بھی کررہا ہے۔ پوچھا کہ بھئی! آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے، لیکن رات میں نے خواب میں دیکھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ یوسف بنوری ہمارا مہمان ہے، جاکر اس کا اکرام کرو! میں اس لئے آیا ہوں اور جتنے دن رہے، وہ آرہا ہے، کھانا کھلا رہا ہے اور بڑا خوش ہورہا ہے۔ ایک اور صاحب نے بتایا کہ مجھے چائے پینے کی عادت تھی، میرے پاس پیسے ختم ہوگئے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم اپنے روضۂ اقدس میں حیات ہیں اور ہر آنے والا جو آپ کو صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے، آپ خود سنتے ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ جواب بھی دیتے ہیں، ابوداؤد کی روایت ہے: ''رد اللّٰہ علی روحی '' (مشکوٰۃ ص:۸۶)... اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں کی طرف متوجہ فرما دیتے ہیں...

صلوٰۃ وسلام کے بعد اللہ سے دعا کی جائے، صلوٰۃ وسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا ہے اور دعا اللہ سے کرنی ہے۔ ہمارے اکابر کا یہ انداز ہے کہ جب صلوٰۃ وسلام پیش کریں تو یہ الفاظ بھی کہیں کہ ''اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری مغفرت کی سفارش فرمائیں۔'' اسی پر ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے: ''وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ...'' (النساء:۶۴) ''اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرکے آئیں آپ کے پاس، پس یہ لوگ خود بھی اللہ سے بخشش مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے استغفار کریں تو اللہ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔'' آپ کی زندگی میں جو بھی آتا، آپ اس کے لئے دعا کرتے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت آپ کی صرف زندگی کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ حکم آج بھی عام ہے کہ جو آئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کرے اور پھر دعا کی درخواست کرے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری بخشش فرمائے، خاتمہ ایمان پر فرمائے تو آج بھی اللہ تعالیٰ یہ دعا قبول فرماتے ہیں۔ تفسیر قرطبی اور دیگر تفاسیر میں لکھا ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر آیا اور یہ آیت پڑھی: ''وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔'' (النساء:۶۴) پھر اس نے اپنے لئے دعا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری بخشش فرمائے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے، اللہ خاتمہ ایمان پر فرمائے! پھر وہ چلا گیا، عتبی نامی ایک بزرگ وہاں موجود تھے، سو رہے تھے، انہیں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ اس طرح کا آدمی آیا ہے اور اس طرح اس نے دعا کی ہے اور دعا کی درخواست کی ہے، جاؤ! اسے اطلاع دیدو کہ اللہ نے تمہاری بخشش کردی ہے۔ تو وہاں جاکر درخواست کریں، اسے درخواست شفاعت کہتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! اللہ سے ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ ہماری بخشش فرمائے، ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ بس... اتنے تک علماء کرام نے اجازت دی ہے، باقی مانگنا تو اللہ سے ہے۔

تو میں یہ سنا رہا تھا کہ وہ آدمی جو چائے پینے والا تھا، اس نے اپنے ذوق میں کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں اور میزبان تو اپنے مہمان کا اکرام کرتے ہیں اور مجھے چائے پینے کی عادت ہے، لیکن پیسے نہیں ہیں۔ اب یہ باہر نکلا، ہوٹل میں ابھی داخل ہوہی رہا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے ہوٹل والے سے کہا کہ بھائی! یہ حاجی صاحب جتنے دن یہاں رہیں گے، آپ انہیں چائے پلائیں گے اور اس کا بل میں دوں گا۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں ایک ہفتہ رہا اور اس نے مجھے برابر چائے دی ہے۔ یہ ذوق کی باتیں ہیں، آدمی جس ذوق سے وہاں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ انعام بھی فرماتے ہیں۔ میں نے زندگی میں شتر مرغ پاکستان میں دیکھا تو ہے لیکن اس کا گوشت نہیں کھایا۔ مدینہ منورہ میں اللہ نے ہمیں یہ بھی کھلایا ہے۔ یہ ملتا کہاں ہے، ہمیں نہ یہاں کا پتہ ہے اور نہ وہاں کا پتہ ہے لیکن اللہ نے ہمیں کھلایا۔ یہ محبت کی باتیں ہیں۔ ایک حاجی صاحب وہاں تھے اور جیسے کچھ لوگ لاابالی ہوتے ہیں، ایسے تھے، انہوں نے وہاں دہی کھایا تو کہا کہ مدینہ کا دہی کھٹا ہے۔ ایک آدمی کو خواب میں زیارت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اسے کہو کہ جب مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟'' بھائی! جس سے محبت ہوتی ہے تو اس کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے، اس لئے مدینہ کی ہر چیز سے محبت کرو، بلکہ ہمارے علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی بھی ہے نا تو مدینہ منورہ سے لو، وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں، انہیں چار آنے بھی نفع ہوگا تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہم دے رہے ہیں اور جو چیز ہم لے رہے ہیں، اس میں پھر دیکھو برکت کیا ہوتی ہے۔ میاں! کوئی اگر میرے پڑوسی کے ساتھ احسان کرے تو میں خوش ہوتا ہوں تو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس والوں کے ساتھ احسان کرے، محبت کا معاملہ کرے اور نیت یہی رکھے کہ اگر چار پیسے بھی انہیں نفع ہوتا ہے تو ہونا چاہئے، کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس والے ہیں۔ (جاری ہے)

اسلام اور قادیانی عقائد کا تقابلی جائزہ

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مسلمانوں کے عقائد	مرزائیوں کے عقائد
عقیدہ نمبر:۱ اسلام کے عقیدے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کے ختم کرنے والے اور آخرالانبیاء ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جاسکتا، باب نبوت و رسالت مطلقاً مسدود ہے، مدعی نبوت و رسالت کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔	**عقیدہ نمبر۱** مرزائیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نئے نبی ہوسکتے ہیں اور آپ کے بعد بھی منصب نبوت ملتا رہے گا، چنانچہ مرزا قادیانی انبیاء سابقین کی طرح منصب نبوت و رسالت کے مدعی ہیں، ان کے منکر کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔
عقیدہ نمبر:۲ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہوسکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی وحی نبوت قطعاً کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔	**عقیدہ نمبر:۲** مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی معتقد ہیں کہ مرزا قادیانی موصوف پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی، کبھی عربی میں، کبھی اردو میں، کبھی ہندی میں، کبھی فارسی میں، کبھی انگریزی میں، کبھی عبرانی اور کبھی ایسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آوے۔
عقیدہ نمبر:۳ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وحی نبوت تمام انسانوں کے لئے تاقیامت مدار نجات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی وحی مدار نجات نہیں ہوسکتی۔	**عقیدہ نمبر:۳** مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور تعلیم کو مدار نجات اور تمام انسانوں کے لئے کہتے ہیں۔
عقیدہ نمبر:۴ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً مدعی منصب نبوت یا مدعی وحی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔	**عقیدہ نمبر:۴** مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی منجانب اللہ منصب نبوت پر فائز تھے اور وحی نبوت ان پر نازل ہوتی تھی، جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے جہنمی اور کافر ہے اور ختم نبوت کا عقیدہ لعنتی اور مردود عقیدہ ہے۔
عقیدہ نمبر:۵ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ اس کے معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے بڑھ جائیں۔	**عقیدہ نمبر۵** مرزا قادیانی اپنے نشانات یعنی معجزات کو دس لاکھ بتاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں۔

عقیدہ نمبر:۶ مسلمانوں کا عقیدہ جناب رسالت مآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت یہ ہے کہ مخلوق میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصداق ہیں.... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔	**عقیدہ نمبر:۶** مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ہی کمالات مع نبوت کے مرزا قادیانی کو حاصل ہیں بلکہ مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر شان رکھتے ہیں۔ معاذ اللہ!
عقیدہ نمبر:۷ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس اُمت میں کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہوسکتا، غیر نبی کو نبی پر فضیلت کلی حاصل نہیں ہوسکتی۔	**عقیدہ نمبر:۷** مرزا قادیانی اپنے آپ کو صحابہ کرام و حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل و برتر بتاتے ہیں اور فضیلت کلی کا دعویٰ رکھتے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں کہ: ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“
عقیدہ نمبر:۸ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تعظیم و توقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے، ان کی تحقیر و توہین مطلقاً کفر ہے۔	**عقیدہ نمبر:۸** مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے اور ان کی بابت متعدد مقامات پر اپنی تصانیف میں تحقیر آمیز جملے استعمال کیے ہیں۔
عقیدہ نمبر:۹ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آیات قرآنیہ کا مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔	**عقیدہ نمبر:۹** مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی قرآنی آیات کا مصداق ہیں۔
عقیدہ نمبر:۱۰ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔	**عقیدہ نمبر:۱۰** مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں جھوٹی تھیں۔
عقیدہ نمبر:۱۱ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد کا مسئلہ جو قرآن میں موجود ہے، ایک پاک مسئلہ ہے جو قیامت تک فرض رہے گا۔ علیٰ وجود الشرائط۔	**عقیدہ نمبر:۱۱** مرزا قادیانی اور مرزائی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور مسئلہ جہاد کو خراب مسئلہ بتاتے ہیں، کیونکہ شریعت مرزائیہ میں جہاد کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔
عقیدہ نمبر:۱۲ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے ظاہر کیے جن میں سے احیاء موتی اور خلق طیور باذن اللہ بہت مشہور اور قرآن میں بھی مذکور ہیں اور ان کی صداقت و حقانیت پر مسلمانوں کا ایمان ہے۔	**عقیدہ نمبر:۱۲** مرزا قادیانی اور ان کی ذریت ان معجزات کے منکر ہیں اور ان کو لہو و لعب و مکروہ و قابل نفرت بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسے کھیل کھلونے کلکتہ اور بمبئی میں بہت بنتے اور بکتے ہیں، یہ قرآن کریم کی نص صریح کا انکار ہے۔
عقیدہ نمبر:۱۳ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے، قرآن کریم میں کئی ہزار کا تذکرہ ہے۔	**عقیدہ نمبر:۱۳** مرزا قادیانی اور مرزائی اس نص کے منکر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

عقیدہ نمبر:۱۴ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی ہے۔	**عقیدہ نمبر:۱۴** مرزا قادیانی اور مرزائی معراج جسمانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ ایک قسم کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود مرزا قادیانی کو خوب تجربہ ہے اور ''سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا'' مرزا قادیانی پر بھی وحی ہوئی ہے۔
عقیدہ نمبر:۱۵ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے، صور پھونکا جائے گا، زمین و آسمان بدلے جائیں گے تمام خلق اللہ زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہوں گے اعمال کا وزن ہوگا، پل صراط قائم ہوگا، اس پر سے ہر شخص عبور کرے گا، ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت سے انکار کریں گے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کئے جائیں گے، وغیرہ۔	**عقیدہ نمبر:۱۵** مرزائی اور مرزا قادیانی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہیں ہوں گے، بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے، پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا، ہاں ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا ہے، یہی حشر اجساد ہے، یعنی حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا لفظوں میں حشر اجساد و حساب و یوم آخرت سب کا اقرار ہے، لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔
عقیدہ نمبر:۱۶ مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرمانبردار بندے ہیں جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں اشکال مختلف میں متشکل ہو سکتے ہیں، بعض اپنے مستقر آسمان سے تعمیل حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔	**عقیدہ نمبر۱۶** مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدہ میں یہ بالکل باطل ہے، ملائکہ ارواح کواکب کا نام ہے، وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آ سکتے نہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر زمین پر آ سکتا ہے صرف روح کواکب نیر کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے اور بس!
عقیدہ نمبر:۱۷ مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا اور رسول پر افترا کرنے والا، وحی الٰہی کے نزول اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔	**عقیدہ نمبر:۱۷** مرزا قادیانی نے متعدد جگہ خدا تعالیٰ اور رسول پر افترا کیا ہے اور وحی الٰہی کا قطعاً جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔
عقیدہ نمبر:۱۸ تقریباً چالیس کروڑ مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز ہرگز نبی نہیں بلکہ قطعی مفتری، کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قرآن کریم واحادیث وفقہ واجماع امت چاروں سے بالیقین ثابت ہے کہ مرزا قادیانی مخالف اسلام ہے اور بغرض فریب دہی اپنے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔	**عقیدہ نمبر:۱۸** مرزا قادیانی اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔ وغیرہ

امریکی صدر کے نام کھلا خط

خالد محمود، سابق یوئیل کندن

کھلا خط!

جناب صدر امریکہ! گزارش یہ ہے کہ ابھی حال ہی میں قادیانی کیمونٹی کے ایک فرد عبدالشکور قادیانی جس کو پاکستان میں متنازع کتب کی اشاعت پر آئین پاکستان کے تحت سزا ہوئی تھی، یہ شخص پاکستان سے فرار ہوکر بذریعہ شان تاثیر آپ کے پاس لایا گیا، جس نے آپ کے سامنے اپنی نام نہاد مظلومیت کا رونا رویا، حالانکہ ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں جو اس نے آپ کے

کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔" (یوحنا باب 14، آیت 28)

اور عبدالشکور قادیانی اپنے جس روحانی پیشوا مرزا قادیانی کو مانتا ہے، معاذ اللہ! اس کا کہنا یہ ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا ہی میں وفات پاگئے ہیں'' اور ان کی قبر کو اپنی کتابوں میں چار مختلف جگہوں پر بتاتا ہے، حالانکہ اس کی تردید نہ صرف علمائے اہل اسلام نے کی، بلکہ آپ کے ہم مذہب عیسائی پادری بھی اپنی

ساختہ کفریہ عقائد پر موجود ہونے کی وجہ سے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئین پاکستان میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا، مگر قادیانیت نے آئین پاکستان کی 1974ء کی کارروائی کو ماننے سے انکار کردیا، اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ قادیانی کیمونٹی مختلف انداز سے اہل اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے پروپیگنڈا کرتی رہتی ہے، لہٰذا عبدالشکور قادیانی کا واویلا بھی اسی پروپیگنڈا کا حصہ ہے۔

خالد محمود، کراچی

دوسرا کھلا خط!

جناب ڈونلڈ ٹرمپ صاحب! عبدالشکور قادیانی جس نے آپ کے سامنے رونا دھونا کر کے دھوکا دہی سے کام لیا ہے، ان کے مکروہ چہرے کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ ان کا نام نہاد پیشوا مرزا

ظاہر ہورہے ہیں، ہرگز نہ دکھلا سکتا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 60)

حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں مزید گستاخی اور توہین کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ 291 جلد 11)

جناب صدر صاحب! اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مکر وفریب کہا۔ آپ علیہ السلام کو گالیاں دینے، بدزبانی اور جھوٹ بولنے والا کہا۔‘‘ معاذ اللہ، استغفر اللہ العظیم، نقل کفر، کفر نباشد۔

جناب صدر امریکہ ڈونلڈ ٹرمپ صاحب!

یہ وہ باتیں ہیں: ’’جن کو نہ تو آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے برداشت کر سکتے ہیں، اور نہ ہی کوئی غیور مسلمان مومن ان باتوں کو برداشت کر سکتا ہے۔ کیونکہ آپ کے یہاں بائبل اور ہمارے یہاں قرآن کریم میں جن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مبارک مشترکہ طور پر ملتا ہے، ہم اہل اسلام ان کی شان میں ادنیٰ بے ادبی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں کفر کہتے ہیں اور یہ بات ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔‘‘

لہٰذا عبدالشکور قادیانی کا آپ کے سامنے یہ کہنا کہ: ’’ہمیں پاکستان میں مسلمان نہیں سمجھا جاتا یا کہا جاتا‘‘ تو اس کی بنیادی وجہ بھی ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے دین اسلام کے بنیادی عقائد سے منحرف اور انبیاء کرام علیہم السلام بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخ و توہین کرنے والے ہیں، جن کو کوئی بھی عیسائی اور مسلمان ہرگز برداشت نہیں کرسکتا، خصوصاً مسلمان تو کسی صورت کسی بھی نبی و رسولؐ کی توہین و گستاخی برداشت نہیں کرسکتا، اسی لئے وطن عزیز پاکستان کی پارلیمان نے ان قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ اس لئے عبدالشکور قادیانی کا رونا دھونا اور پاکستان کو بدنام کرنا، دھوکے اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔

خالد محمود، کراچی

بقیہ:.....قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ

۲:...اے بن (قادیان) کے رہنے والو! تم ہرگز نہیں ہو آدمی، کوئی ہے روبہ کو خنزیر اور کوئی ہے مار۔ یعنی قادیانی بقول ان کے نبی کے یا لومڑی ہوتا ہے یا سانپ یا سور یعنی خنزیر۔ لو جی اور کرلو بیعتیں!

۳:...اس گاؤں قادیان میں بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہیں۔ (نزول مسیح، روحانی خزائن ج:۱۸، ص:۳۹۵) اور ہم بھی یہی کہتے ہیں جو ان کا نبی کہتا ہے کہ قادیانی خبیث، شریر، ناپاک، جھوٹے اور مفتری ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ایسی ویڈیوز کا یقین نہ کیا جائے۔ اب اگر ہم انہیں جھوٹا کہنے میں غلط ہیں تو ان کا نبی بھی ان کے نزدیک جھوٹا ہے کیا؟

۴:... ہماری جماعت کے لوگوں میں اب تک کوئی اہلیت، تہذیب، پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت پیدا نہیں ہوئی۔ (شہادۃ القرآن، ص:۳۹۵)

یعنی نااہل، غیر مہذب، ناپاک دل اور فاسق جماعت ہے۔

۵:... پانچواں حوالہ ان کی بیعت کی اصلیت کو کھول دے گا کہ جس طرح یزید نے غلط بیعت پر آل رسول کو مجبور کیا اور دھوکہ دینا چاہا بالکل ایسے ہی قادیانی بھی یزیدی ہیں، جھوٹی بیعتوں کا ڈرامہ کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: مجھے قادیان کی نسبت الہام ہوا ہے کہ یہاں یزیدی لوگ پیدا کئے جائیں گے۔ (تذکرہ، ص:۱۴۱)

لو جی! اب یہ اپنی جعلی بیعت والی ویڈیو مرزا کو جہنم میں بھیج دو تا کہ وہ دیکھ لے کہ تیرے تمام جھوٹوں میں سے یہی بات سچ نکلی کہ تیری قوم یزیدی نکلی ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

قادیانی شکور امریکی دباؤ پر رہا کیا گیا!

پلاننگ کے تحت واشنگٹن پہنچایا گیا، ہائیکورٹ بریت کی اپیل مسترد کر چکا تھا، مقتول گورنر سلمان تاثیر کے بیٹے شان تاثیر سمیت ۲۷ رکنی وفد کی ٹرمپ سے ملاقات پلاننگ کے تحت کرائی گئی، توہین مذہب پر گرفتار پروفیسر جنید حفیظ کو چھڑانے کے لئے بھی امریکا نے دباؤ بڑھا دیا، مرزا مسرور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی شق ختم کرانے کے خواب دیکھنے لگا: رپورٹ

امت رپورٹ

امریکا میں پاکستان کے خلاف مذہبی ناانصافیوں کا پروپیگنڈا کرنے والے قادیانی شکور چشمے والے کو براہِ راست امریکی دباؤ پر رہا کیا گیا۔ اب واشنگٹن توہین مذہب پر گرفتار ایک اور پاکستانی پروفیسر کو رہا کرانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق ان تمام کوششوں کا پس منظر یہ ہے کہ قادیانیوں کا نام نہاد خلیفہ مرزا مسرور نہ صرف پاکستان میں توہین کے قانون کو ختم کرانا چاہتا ہے بلکہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی شق میں ترمیم کا بھی خواہش مند ہے۔ اس سلسلے میں اسے اسرائیل اور امریکا کی طاقتور یہودی لابی کی سرپرستی حاصل ہے۔ واشنگٹن میں موجود ذرائع کے بقول قادیانیوں کی ہمدرد یہودی لابی کی کوشش ہے کہ وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کے موقع پر صدر ٹرمپ پاکستان میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق معاملات ضرور اٹھائیں، تاکہ بالخصوص توہین کے قانون کو ختم کرانے کا راستہ ہموار کیا جاسکے۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیراعظم عمران خان کے دورے سے قبل پاکستانی قادیانیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور نام نہاد لبرلز پر مشتمل وفد کی ٹرمپ سے ملاقات اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ وہ امریکی صدر جس سے ملاقات کے لئے دوسرے ممالک کے سربراہ تک بڑی مشکل سے ٹائم لے پاتے ہیں، لیکن اسی صدر کے ساتھ طاقتور امریکی یہودی لابی سے عام گمنام پاکستان کی آسانی سے ملاقات کرادی، اوول آفس میں ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ۲۷ رکنی وفد میں قادیانی شکور چشمے والا اور ممتاز قادری کے ہاتھوں مارے جانے والے گورنر سلمان تاثیر کا بیٹا شان تاثیر بھی شامل تھا۔ شکور چشمے والا جب ٹرمپ کو اردو میں اپنی تین سالہ قید کی روداد سنا رہا تھا تو اس کے مترجم کی ذمہ داری برابر میں کھڑا شان تاثیر پوری کر رہا تھا۔ شکور چشمے والے کو توہین پر مبنی کتابیں فروخت کرنے اور قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے کا جرم ثابت ہونے پر مجموعی طور پر آٹھ برس قید کی سزا ہوئی تھی۔ پانچ برس سزائے قید توہین کے قوانین کے تحت جبکہ تین برس کی قید انسداد دہشت گرد ایکٹ کے تحت سنائی گئی تھی۔ اسے ۲۰۱۵ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے عبدالشکور کی بریت کی اپیل مسترد کردی تھی۔ تاہم اس کی سزا میں تین برس کمی کردی گئی۔ شکور چشمے والے کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ جس کے اگلے ماہ اسے نہ صرف فیصل آباد کی جیل سے رہا کردیا گیا بلکہ چند ہفتے بعد امریکی ویزا لگوا کر واشنگٹن پہنچا دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ شکور چشمے والے کو امریکا پہنچانے کا اہتمام یہودی لابی نے کیا، جس کا مقصد

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی وجوہات

اول یہ کہ انہوں نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا تھا، دوم یہ کہ انہوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، سوم یہ کہ انہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی اور حضرت سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت گستاخیاں کیں تھیں، چہارم یہ کہ انہوں نے ضروریات دین کا مثلاً حشر جسمانی وغیرہ کا انکار کیا تھا اور پنجم یہ کہ انہوں نے تمام دنیا کے اُن مسلمانوں کو جو اُن کو نبی نہیں تسلیم کرتے کافر کہا ہے۔

قادیانی شکور امریکی دباؤ پر رہا کیا گیا!

پلاننگ کے تحت واشنگٹن پہنچایا گیا، ہائیکورٹ بریت کی اپیل مسترد کر چکا تھا، مقتول گورنر سلمان تاثیر کے بیٹے شان تاثیر سمیت ۲۷ رکنی وفد کی ٹرمپ سے ملاقات پلاننگ کے تحت کرائی گئی، توہین مذہب پر گرفتار پروفیسر جنید حفیظ کو چھڑانے کے لئے بھی امریکا نے دباؤ بڑھا دیا، مرزا مسرور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی شق ختم کرانے کے خواب دیکھنے لگا: رپورٹ

امت رپورٹ

امریکا میں پاکستان کے خلاف مذہبی ناانصافیوں کا پروپیگنڈا کرنے والے قادیانی شکور چشمے والے کو براہِ راست امریکی دباؤ پر رہا کیا گیا۔ اب واشنگٹن توہین مذہب پر گرفتار ایک اور پاکستانی پروفیسر کو رہا کرانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق ان تمام کوششوں کا پس منظر یہ ہے کہ قادیانیوں کا نام نہاد خلیفہ مرزا مسرور نہ صرف پاکستان میں توہین کے قانون کو ختم کرانا چاہتا ہے بلکہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی شق میں ترمیم کا بھی خواہش مند ہے۔ اس سلسلے میں اسے اسرائیل اور امریکا کی طاقتور یہودی لابی کی سرپرستی حاصل ہے۔ واشنگٹن میں موجود ذرائع کے بقول قادیانیوں کی ہمدرد یہودی لابی کی کوشش ہے کہ وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کے موقع پر صدر ٹرمپ پاکستان میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق معاملات ضرور اٹھائیں، تاکہ بالخصوص توہین کے قانون کو ختم کرانے کا راستہ ہموار کیا جاسکے۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیراعظم عمران خان کے دورے سے قبل پاکستانی قادیانیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور نام نہاد لبرلز پر مشتمل وفد کی ٹرمپ سے ملاقات اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ وہ امریکی صدر جس سے ملاقات کے لئے دوسرے ممالک کے سربراہ تک بڑی مشکل سے ٹائم لے پاتے ہیں، لیکن اسی صدر کے ساتھ طاقتور امریکی یہودی لابی سے عام گمنام پاکستان کی آسانی سے ملاقات کرادی، اوول آفس میں ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ۲۷ رکنی وفد میں قادیانی شکور چشمے والا اور ممتاز قادری کے ہاتھوں مارے جانے والے گورنر سلمان تاثیر کا بیٹا شان تاثیر بھی شامل تھا۔ شکور چشمے والا جب ٹرمپ کو اردو میں اپنی تین سالہ قید کی روداد سنا رہا تھا تو اس کے مترجم کی ذمہ داری برابر میں کھڑا شان تاثیر پوری کر رہا تھا۔ شکور چشمے والے کو توہین پر مبنی کتابیں فروخت کرنے اور قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے کا جرم ثابت ہونے پر مجموعی طور پر آٹھ برس قید کی سزا ہوئی تھی۔ پانچ برس سزائے قید توہین کے قوانین کے تحت جبکہ تین برس کی قید انسداد دہشت گرد ایکٹ کے تحت سنائی گئی تھی۔ اسے ۲۰۱۵ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے عبدالشکور کی بریت کی اپیل مسترد کردی تھی۔ تاہم اس کی سزا میں تین برس کی کردی گئی۔ شکور چشمے والے کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ جس کے اگلے ماہ اسے نہ صرف فیصل آباد کی جیل سے رہا کر دیا گیا بلکہ چند ہفتے بعد امریکی ویزا لگوا کر واشنگٹن پہنچا دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ شکور چشمے والے کو امریکا پہنچانے کا اہتمام یہودی لابی نے کیا، جس کا مقصد

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی وجوہات

اول یہ کہ انہوں نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا تھا، دوم یہ کہ انہوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، سوم یہ کہ انہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی اور حضرت سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت گستاخیاں کیں تھیں، چہارم یہ کہ انہوں نے ضروریات دین کا مثلاً حشر جسمانی وغیرہ کا انکار کیا تھا اور پنجم یہ کہ انہوں نے تمام دنیا کے اُن مسلمانوں کو جو اُن کو نبی نہیں تسلیم کرتے کافر کہا ہے۔

شکور کی زبانی پاکستان میں مذہبی ناانصافی کا پروپیگنڈا کرا کے توہین کے قانون کے خلاف دباؤ بڑھانا تھا۔ ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے وفد میں شامل کرنے سے پہلے شکور قادیانی کو واشنگٹن میں قادیانی جماعت کے زیر اہتمام نام نہاد مذہبی آزادی کے نام پر منعقد کئے جانے والے سیمینار میں مدعو کیا گیا۔ جہاں اس نے اسکرپٹ کے مطابق پاکستان میں مذہبی ناانصافیوں کا پروپیگنڈا کیا اور اپنی گرفتاری اور رہائی کی داستان سنائی۔ اس سیمینار میں قادیانی اداکار مہر شالہ علی اور برطانوی وزیر لارڈ طارق نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ایک پاکستانی کرسچن نے بھی نہ صرف پاکستان میں عیسائی کمیونٹی کے خلاف مظالم کا پروپیگنڈا کیا، بلکہ امریکی صدر سے یہ استفسار بھی کیا کہ آیا وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات کے موقع پر پاکستان میں مذہبی آزادی کے حوالے سے بھی بات کریں گے؟ شکور چشمے والے اور شان تاثیر سمیت ۲۷ رکنی وفد میں شامل دیگر لوگوں کا صدر ٹرمپ سے مطالبہ تھا کہ وہ پاکستان میں مذہبی آزادی کو یقینی بنائیں۔ یعنی ان پاکستانیوں نے ایک دوسری ریاست کے سربراہ کو پاکستانی ریاست اور اس کے آئین میں مداخلت کی کھلی دعوت دی۔ تاہم واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانہ خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

شکور چشمے والے کو آزاد کرانے کے بعد واشنگٹن کا اگلا ٹاسک توہین مذہب پر گرفتار پاکستانی پروفیسر جنید حفیظ کو رہا کرانا ہے۔ اس معاملے سے آگاہ ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکی دباؤ کی شدت کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ کچھ عرصے میں جنید حفیظ بھی رہا ہو کر امریکا یا کسی یورپی ملک چلا جائے گا اور یوں مغرب کو پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے ایک اور کردار مل جائے گا۔ وزیر اعظم عمران خان کے دورہ واشنگٹن سے ایک روز قبل امریکی نائب صدر مائیک پینس نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ توہین مذہب پر گرفتار پروفیسر جنید حفیظ کو فوری رہا کر دے۔ واشنگٹن میں مذہبی آزادی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امریکی نائب صدر نے دنیا بھر سے آئے درجنوں وفود کی موجودگی میں کہا کہ پاکستان نے جنید حفیظ کو توہین مذہب کے غیر تصدیق شدہ الزامات پر قید تنہائی میں رکھا ہوا ہے۔ راجن پور سے تعلق رکھنے والے جنید حفیظ کو ۲۰۱۳ء میں توہین شان ناموس رسالت قانون کی شق ۲۹۵-سی کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ جنید حفیظ مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے نام نہاد پاکستانی لبرلز کے گروپ میں شامل تھا۔ اس نے ''ملا منافق'' کے نام سے اپنا سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنا رکھا تھا۔ اس کاؤنٹ کے ذریعہ توہین پر مبنی پروپیگنڈا کیا کرتا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ برطانیہ میں مقیم قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا مسرور کو اس وقت نہ صرف اسرائیل کی سرکاری سرپرستی حاصل ہے، بلکہ اسرائیل کی متعصب صیہونی لابی بھی ان کی پشت پر آ گئی ہے۔ اسی صیہونی لابی نے تل ابیب میں قادیانیوں کو دفتر بھی کھول کر دیا ہے۔ قادیانی اگرچہ تل ابیب کے مختلف اضلاع میں موجود ستم کی یہ مبالغہ آمیز جھوٹی داستان عبدالشکور نے پہلی بار نہیں دہرائی، بلکہ عالمی استعمار کی شہ پر قادیانی جماعت ہمیشہ اس جھوٹی کہانی کو ایک متعینہ اسٹریٹجی اور ایجنڈے کے طور پر استعمال کرتی چلی آ رہی ہے۔ جس کا مقصد پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنا ہے۔ جس سے عالمی قوتوں کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈال کر اپنی شرائط منوانا آسان ہو جاتا ہے۔ اب قادیانی کھل کر سامنے نہیں آئے، بلکہ اپنی سرپرست بین الاقوامی طاقتوں کے سہارے اور لابیوں کی مدد سے پاکستان کو مختلف پابندیوں میں جکڑنے کے لئے کئی حربے استعمال کرتے ہیں۔ جن کے نتیجے میں بین الاقوامی معاہدوں، غیر ملکی امداد اور مذاکرات کے دوران مذہبی آزادی کے نام پر پاکستان پر مختلف پابندیاں عائد کی جاتی ہیں اور من مانی شرائط منوانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ قانون توہین رسالت کا مسئلہ اس کی واضح مثال ہے، جس کے خاتمے کے لئے یورپی یونین اور امریکا ایک آواز اور مصروف عمل ہیں۔

امریکا نے قادیانیوں کے سرپرست ہونے کا عندیہ دے کر دینی قوتوں کے خلاف اور قادیانیوں کی حمایت میں کھڑا ہونے کا اشارہ دے دیا ہے۔ اب تحفظ ختم نبوت محاذ پر سرگرم جماعتوں کے خلاف کھلم کھلا کارروائیوں اور کریک ڈاؤن کا امکان پیدا ہو چکا ہے۔ یہ کٹھن وقت اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دینی قوتوں کے ذمہ دار مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں اور عدم تشدد کی پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے ختم نبوت کا پیغام عام کریں، قادیانیوں کی تخریبی و اشتعال انگیز سرگرمیوں کو بین الاقوامی فورم پر آشکار کریں اور پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈا کے سدباب کے لئے ان کی مذموم کارروائیوں کو منظر عام پر لا کر رائے عامہ کو ہموار کریں، تا کہ ان کی مبینہ مظلومیت کی نقاب کشائی ہو کر حقیقت عیاں ہو جائے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۲۱/جولائی ۲۰۱۹ء)

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے